اپنے دشمنوں سے محبت کرو

ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں جس میں ہر طرف نفرت اور اختلاف ہی نظر آرہا ہے۔ ایک جماعت دوسری جماعت سے، ایک خاندان دوسرے خاندان سے، برسر پیکار اور دست بہ گریباں ہے۔ قومیں جنگ کے بازو تولے دنیا کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔حالانکہ دلی تمنا سب کی یہی ہے کہ امن وسلامتی اور راحت و ترقی ہو۔جب حال یہ ہے توہم ترقی کی راہ کیوں روکیں اور ایسے زہریلے الفاظ کیوں بولیں کہ کل کو ہمیں خود شرمندہ ہونا پڑے ؟

بدی انسان کے رگ وریشہ میں سمائی ہوئی ہے اس لئے شریر لوگوں کے دلوں کی تبدیلی کے لئے ایک نئی طاقت کی ضرورت ہے ہمیں جو صرف پروردگار عالم کی طرف سے مل سکتی ہے کیونکہ وہی سرچشمہ محبت ہیں۔

اللہ وتبارک تعالیٰ کے رحم ومغفرت پر غور کرنے کے لئے نہ صرف تلخ حقائق کا ہی علم ہوتا ہے بلکہ پروردگار کی طرف سے ایک تخلیقی طاقت رکھنے والا پر محبت دل بھی عطا ہوتا ہے۔

پہلے رب العالمین ہمارے گنہگار ذہن کو قلعی کھولتے ہیں جو ہمیشہ یہی سوچتے ہیں کہ ہم جو بھی کرتے ہیں ہمیشہ صحیح ہوتا ہے۔ہم اپنے حقوق چھوڑنے کو تیار نہیں اور سب کو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ہم اپنے حقوق کے لئے جو ہمیں بڑے عزیز ہوتے ہیں انتقام کشمکش اور نفرت کا ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں ۔ اگر پروردگار کبھی اسی اصول کو لے کر ہم سے سلوک کریں تو ہمارا کیا حشر ہو۔وہ تو ہمارے خالق، پروردگار اور مالک ہیں۔ہمارے پاس سب کچھ ان ہی کا عطا کردہ ہے۔ ہمارا اپنا کیا ہے؟لیکن ہم ہیں کہ اپنی اپنی جگہ چھوٹے چھوٹے نعوذباللہ خدا بنے بیٹھے ہیں اور اللہ وتبارک تعالیٰ کی اطاعت کے لئے تیار نہیں؛

یہ پروردگار کے شکر کا مقام ہے کہ ہم سے وہ درگزر کا سلوک اور رحم فرماتے ہیں یعنی ہم سے جو پروردگار کے دشمن ہیں ۔ مگر پروردگار نے اپنے رحم وفضل کے نمونے کے اظہار کے لئے اپنے محبوب جناب عیسیٰ مسیح کو ہمارے لئے بھیجا جو کہ پروردگار کے حقوق کو زبردستی نہیں منواتے حتیٰ کہ جب آپ کی توہین کی گئی تو بھی ناراض نہ ہوئے بلکہ معاف کیا۔ جس نے آپ کے ساتھ دغا کی تھی اس کو بھی دوست کہہ کر پکارا۔ صلیب پر بھی اپنے قاتلوں کی بربادی نہ چاہی بلکہ معاف کیا ۔ جناب مسیح کی زندگی کی جھلکیاں ہمیں دکھاتی ہیں کہ پروردگار کس قدر مہربان اور رحیم ہیں۔

صلیب پر لٹکے ہوئے جناب مسیح کو دیکھ کر تو یہ عیاں ہو ہی جاتا ہے کہ پروردگار ہم سے اپنے الٰہی حقوق کا مطالبہ کیوں نہیں کرتے۔ پروردگار نے ہماری سزاؤں اور انصاف کے تقاضوں کو اپنے پیارے محبوب جناب مسیح پر ڈال دیا ہے۔جناب مسیح کی قربانی نے پروردگار کے ساتھ گنہگار اور منافقین کی مصالحت کرادی ہے۔ ہمارا دل ایسا صاف کردیا ہے کہ اس میں عداوت رہی نہ نفرت وانتقام۔ صلیب سے بہے چشمہ محبت نے سب کچھ دھودیا اور ہمیں پروردگار کے بندے ہی نہیں بلکہ محبوب بنادیا ہے۔

جناب عیسیٰ مسیح کی قربت حاصل کرنے کے بعد ہم ایسے بن جائیں گے کہ اپنے ساتھ بدی کرنے والے کو معاف کرسکیں گے، دشمن کو دوست جاننے لگیں گے اللہ تعالیٰ کی مغفرت ومعافی کو سمجھنے لگیں گے۔

آئیے!

آج ہی اپنے دشمن کو معاف کردیں، دوسروں کی بھلائی کو اپنی بھلائی پر ترجیح دیں اور اپنے پروردگار کو اس روپ میں دیکھ لیں کہ وہ آپ کے لیے پالنے والے کی طرح ہیں ۔ انہوں نے ہم سے محبت کی اور ہمیں معاف فرمایا ہے، آئیے ہم بھی محبت کریں اور دوسروں کو معاف کرنے کا سبق سیکھیں ہم پر جو لعنت بھیجے ان پر ہم برکت اور توبہ کی توفیق چاہیں۔ اپنے ساتھ نفرت کرنے والوں سے محبت کے ساتھ پیش آئیں اور پہلا قدم اٹھا کرا سکے دل کا میل دھودیں اور اپنے دل کا غرور بھی۔

اگر یہ محسوس ہو کہ محبت کی تپش آپ میں کم ہے تو جناب مسیح کے پاس آکر ان کے وسیلے سے اللہ وتبارک تعالیٰ سے الٰہی محبت کے حصول کے لیے دعا کریں، اللہ تعالیٰ محبت ہے اور جو محبت میں قائم رہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ میں قائم رہتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ قائم رہتے ہیں (انجیل شریف خطِ اول حضرت یوحنا علیہ السلام رکوع 4 آیت 16)

جناب مسیح حقیقی محبت کی لذت سے روشناس کراتے ہیں ۔ وہ ہم سے نفرت بھی نہیں کرتے ہیں۔ ہم جب تک خود کو گناہ میں نہ محسوس کرینگے نہ ہمارا گھمنڈ ختم ہوگا نہ نفرت ۔ آپ میں محبت کی جتنی شدت ہوگی اس قدر ایمان بڑھیگا اور مضبوط ہوگا۔ اس کے لیے آپ کو دشمنوں سے محبت کرنا سیکھنا ہوگی۔ اس کی مثال ہم پروردگار سے سیکھتے ہیں کہ جب پروردگارِ عالم سورج کی روشنی چمکاتے ہیں تو سورج کی روشنی مومن اور کافر دونوں کے گھر جاتی ہے ۔ اسی طرح جب بارش برساتے ہیں تو بارش کی بوندیں مومن کے گھر بھی جاتی ہیں اور کافر کے گھر بھی کیونکہ پروردگار تفریق نہیں کرتے ۔ اس فطرتی عمل کو دیکھ کر ہمیں پروردگار کے اس بنائے ہوئے اصول پر عمل کرنا چاہیے اور یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ یہ اہل حدیث ہے یا نہیں ، اہل سنت ہے یا نہیں ، مسلمان ہے یا نہیں، عیسائی ہے یا نہیں بلکہ یہ سوچنا چاہیے کہ یہ بس انسان ہے ۔

آپ جناب مسیح کے اس سنہری اصول کو یاد کرلیجئے وہ فرماتے ہیں :

" ویسے ہی رحمدل بنو جیسا تمہارا پروردگار رحم دل ہے۔"